حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ

(ادارہ کے نام چند تعزیتی خطوط کے اقتباسات)

٦ فروری ١٩٨١ء کے ہندوستانی اخبارات میں یہ پڑھ کر انتہائی افسوس ہوا کہ مشہور سرحدی احرار لیڈر حضرت مولانا غلام احراری رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا غلام غوث ہزاروی ———— نہایت بلند ہمت شخصیت تھے۔ ١٩٣٥ء میں "غازی" کی دوستی اور محبت کے صدقے میں احرار کے ہائی کمان میں شامل ہو کر ملک و قوم کی خدمات انجام دیتے رہے۔ اور سرحد میں ہمیشہ سرخپوشوں اور خان عبدالغفار اور کانگرس کے اشد ترین مخالف تھے۔ اور اس سلسلہ میں اکثر ان کے ساتھ غازی سے معرکہ بھی ہوا کرتے تھے لیکن اختلافات کے باوجود وہ غازی کے بڑے قدردان اور محب تھے۔

احرار اسلام میں غازی کا تعلق ہمیشہ چودھری افضل حق، مولانا مظہر علی اظہر اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے تھا۔ اور مولانا غلام غوث کا تعلق احرار میں علماء دین کے گروپ سے رہا کرتا تھا۔ مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی، مولانا داؤد غزنوی اور سید بخاری سے ان کے بہت گہرے روابط استوار تھے۔ پاکستانی علماء میں مولانا غلام غوث صاحب سب سے پرانے سیاستدان اور دار و رسن کے امتحان دینے والوں میں تھے۔ خدا اپنے فضل سے ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

چمن میں جائیں تو گل ہم پہ مسکراتے ہیں — ہزاروں شکوے عنادل ہمیں سناتے ہیں
نہ غمگسار نہ غمخوار کوئی پاتے ہیں — جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں

کہیں سے آبِ بقائے دوام لے ساقی

خان غازی کابلی احراری۔ کوچہ رحمان دہلی ٦

چودھویں صدی کے آخری سال کے آخری مہینے حضرت مفتی صاحبؒ اور استاذ المحترم حضرت مولانا محمد علی صاحب سواتیؒ کی رحلت کے تیغ فرقت سے زخمی دل ابھی مندمل نہیں ہوا تھا کہ پندرھویں صدی کے تیسرے مہینے مسلک دیوبند کے فقہی شعبہ ایک محقق حافظ ریاض احمد اشرفی اور اس کے بعد میدان سیاست کے شہسوار مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ بھی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو بزرگوں کو مغفرت نصیب فرمائے۔ راقم

اس غم میں مولانا ہزاروی کے سوگواران بالخصوص مادرِ علمی دارالعلوم حقانیہ اور ادارہ الحق کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا ہزاروی کی وفات سے پیدا شدہ خلا کو اپنے فضل و کرم سے پُر کردے۔ آمین

محمد فضل اللہ جان۔ فاضل حقانیہ۔ لاہور تحصیل صوابی

آہ! ایک چراغ اور بجھا

دارالعلوم مظہر الاسلام اوچ دیر میں حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی وفات کے سلسلہ میں ایک تعزیتی جلسہ ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مہتمم مدرسہ صاحب زادہ بشیر احمد فاضل حقانیہ نے مولانا کی وفات کو ایک عظیم قومی سانحہ قرار دیا۔ اور کہا کہ مولانا کی زندگی مجاہدانہ کارناموں سے لبریز تھی۔ وہ ناموس رسالت اور شان صحابہؓ کے تحفظ کے شہید تھے۔ اللہ مرحوم کو جنت الفردوس اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائیں۔ (ناظم مدرسہ اوچ دیر)

آہ! کہ حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ بابائے ملت بھی داغِ مفارقت دے گئے۔ تاہنوز سابقہ زخم پُر نہیں ہوئے تھے کہ دل پر یہ دوسرا زخم لگا۔ ع

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

علماء حق کوچ فرما رہے ہیں۔ بقول کسے ؎

جو تھے نوری وہ گئے افلاک پر — مثل تلچھٹ رہ گئے ہم خاک پر

اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم کا سایہ رحمت تادیر ہمارے سروں پر باقی رکھے۔ (حافظ محمد یٰسین چغرزوی)

مجلس تحفظ حقوق اہلسنت جلالپور پیراں والا کے رہنماؤں قاری محمد یعقوب صاحب نقشبندی، عبدالرحمٰن جامی النقشبندی، خدا بخش فاروقی نے مولانا غلام غوث ہزاروی کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور ان کی خدمات کو سراہا ہے۔ مولانا کے اسلام کے عادلانہ نظام کی ترویج، اعلائے کلمۃ الحق کے مقدس فریضہ ملکی سالمیت جیسی خدمات مسلم ہیں۔

حبیب الرحمان قادری خریداری ۵۸۶۸

مقام روپ کنی، الخلیل لائبریری میں فضلاء دارالعلوم حقانیہ اور علاقہ الائی کے دانشوروں کا ایک تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولوی حبیب الرحمان حقانی نے کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد علاقہ الائی میں دارالعلوم حقانیہ کے جید فاضل اور انجمن حقانی کے سربراہ مولانا محمد خلیل اللہ حقانی نے خطاب کرتے ہوئے مولانا کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ اور کہا کہ وہ شیرِ سرحد تھے۔ بابائے قوم تھے۔ مولانا مرحوم کی موت پاکستان اور علماء دیوبند کا عظیم نقصان ہے۔ شرکاء نے مرحوم کی روح کے لئے قرآن خوانی بھی کی۔

حبیب اللہ روپ کنی۔ بٹ گرام ہزارہ

۱۳ار فروری ۱۹۸۱ء بعد نماز جمعہ مرکزی دفتر تنظیم الفضلاء حقانیہ اکوڑہ خٹک حلقہ کراچی ۔ ایک تعزیتی جلسہ زیر صدارت مولانا حسین احمد حقانی صاحب منعقد ہوا۔ جس میں حقانی برادری نے مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی وفات پر انتہائی گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور حضرت مرحوم کی وفات پاکستان کے لئے خصوصاً اور دنیائے اسلام کے لئے عموماً عظیم سانحہ قرار دیا۔ اور حضرت مرحوم کی دینی اور ملی خدمات کو سراہا۔ اور آخیر میں دعا کی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائیں۔ روح الحق، ناظم نشر و اشاعت فضلائے حقانیہ۔ ناظم آباد۔ کراچی

اکابر کے شانہ بشانہ شریک انقلابات اسلامی اور جنگ آزادی کے بطل جلیل اور مرد حریت مولانا غلام غوث ہزاروی کی وفات پُر حسرت کی خبر سن کر بے حد صدمہ ہوا۔

یقیناً مولانا کی رحلت سے چودہویں صدی ہجری کی شجاعت، جرأت، علم و عمل کا مجسمہ اور تقویٰ کا روشن ستارہ پندرہویں صدی کے آغاز اور ربیع الاول کے انقلابی مہینہ میں ہمیشہ کے لئے ڈوب گیا۔

ہزاروی صاحب نے ہر ظالم جابر حکمران کو للکار کر افضل الجہاد کلمہ حق عند سلطان جائر کا فریضہ ادا کیا ہے۔ وہ عاشق رسول ﷺ اور شیدائی صحابہؓ تھے۔ اور انہوں نے ناموس رسالت اور شان صحابہ کے تحفظ پر گستاخانِ صحابہؓ کے پرخچے اڑا کر مر مٹنے کا کردار ادا کر کے ہمارے لئے مشعلِ راہ بنا دیا ہے۔

میرے نزدیک مولانا ہزاروی صاحب ناموس صحابہؓ کے تحفظ کے شہید ہیں۔ کیونکہ مولانا کی زندگی دیگر کارناموں کے علاوہ اس معاملہ میں بھی خصوصاً مجاہدانہ کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ اور مرحوم کے آخری سیاسی موقف کے ساتھ معمولی اختلاف کے باوجود یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مشن ولی اللہی کے ساتھ مولانا کی عقیدت اور نفاذِ شریعت کے لئے ان کا مثالی کردار بالکل بے داغ ہے۔ منجانب محمد فضل عظیم حقانی

مدرس دارالعلوم مظہر الاسلام اُوچ ضلع دیر

الحق کے نقش آغاز میں مفتی صاحب مرحوم کا تذکرہ پڑھا۔ ہم ارض مقدس میں ان کی زیارت کے منتظر تھے کہ جوار کعبہ میں یہ جانگسل خبر سنادی۔ ان کی خدمات قابل رشک تھیں۔ ابھی غم تازہ تھا کہ بطل حریت مولانا غلام غوث ہزاروی کی وفات کی اطلاع آئی۔ وقتی علیحدگی کے باوجود بھی وہ ہمارے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ حافظ محمد حسین۔ الریاض سعودی عرب

افغانستان پر روسی جارحیت اور مؤتمر المصنفین کی اہم پیشکش
روسی الحاد
پس منظر و پیش منظر
تالیف و اشاعت ———— مؤتمر المصنفین
سوشلزم اور کمیونزم حریت اقوام، آزادی افکار کا غاصب اور دیگر مذاہب کا عظیم دشمن اور انسانی اخلاقی قدروں کا کن کن طریقوں سے باغی ہے؟ ان سب باتوں کا جواب اور کمیونزم کی فکری نشوونما، جنگ و اقتدار مظالم اور چیرہ دستیوں مستقبل کے ناپاک عزائم کا تحقیقی اور تفصیلی جائزہ۔
اہم ابواب کی ایک جھلک جبکہ ہر باب کئی ذیلی عنوانات پر مشتمل ہے
۱۔ محرکات و عوامل
۲۔ سوشلزم کا فکری سفر
۳۔ عملی سرگرمیاں اور جنگ اقتدار
۴۔ سوشلزم کی چیرہ دستیاں
۵۔ مذہب و اخلاق دشمنی
۶۔ سامراجی تسلط۔ روس اور افغانستان پاکستان اور سوشلزم
افغانستان پر ظالمانہ یلغار کے بعد روس پاکستان کے دروازوں پر دستک دے رہا ہے۔ آئیے عملی جہاد کے ساتھ ساتھ علمی و فکری جہاد کیلئے بھی کمربستہ ہو جائیں ——— ایک بھیانک اور مکروہ چہرہ جسکو بے نقاب کرانا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔
بلاشبہ اس موضوع پر ایک مستند اور تحقیقی کتاب
جس کیلئے صدہا مآخذ کو کھنگالا گیا ہے
قیمت ۱۲ روپیہ صفحات ۲۰۰ کاغذ و طباعت عمدہ۔ تبلیغ کے لئے ۲۰ نسخوں پر ۲۳ فیصد رعایت
آج ہی طلب فرمائیں
مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور پاکستان